بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹ ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۲

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۰ ہجرت ۱۳۴۵ ہش ۲۸ محرم ۱۳۸۶ھ ۲۰ مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۱۶

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عقلمند وہ ہے جو عذاب آنے سے پیشتر اس کی فکر کرتا ہے

انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر بُرے کاموں سے توبہ کرے

"عقلمند وہ ہے جو عذاب آنے سے پیشتر اس کی فکر کرتا ہے اور دور اندیش وہ ہے جو مصیبت سے پہلے اس سے بچنے کی فکر کرے۔ انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر بُرے کاموں سے توبہ کرے کیونکہ حقیقی خوشی اور سچی راحت اسی میں ہے۔ یہ ایک یقینی امر ہے کہ کوئی بدکاری اور گناہ کا کام ایک لحظہ کے لئے بھی سچی خوشی نہیں دے سکتا۔ بدکار، بدمعاش کو تو ہر دم اظہارِ راز کا خطرہ لگا ہوا ہے۔ پھر وہ اپنی بدعملیوں میں راحت کا سامان کہاں دیکھے گا۔ آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں ع

دیکھو ان قوموں کا حال جن پر وقتاً فوقتاً عذاب آئے۔ ہر ایک کو یہی لازم ہے کہ اگر دل سخت بھی ہو تو اسے ملامت کر کے خشوع خضوع کا سبق دے۔ رونا اگر نہیں آتا تو رونی صورت بناوے۔ پھر خود بخود آنسو بھی نکل آئیں گے۔

ہماری جماعت کیلئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں کیونکہ ان کو تازہ معرفت ملتی ہے اور اگر معرفت کا دعوے کر کے کوئی اس پر نہ چلے تو یہ نری لاف و گزاف ہی ہے۔ پس ہماری جماعت کو دوسروں کی سستی غافل نہ کر دے اور اس کو کاہلی کی جرأت نہ دلادے وہ انکی محبت سرد دیکھ کر خود بھی دل سخت نہ کرے۔

انسان بہت آرزوئیں اور تمنائیں رکھتا ہے مگر غیب کی قضا و قدر کی کس کو خبر ہے۔ زندگی آرزوؤں کے موافق نہیں چلتی۔ تمناؤں کا سلسلہ اَور ہے۔ قضا و قدر کا سلسلہ اَور ہے اور وہی سچا سلسلہ ہے۔ خدا تعالیٰ کے پاس انسان کے سوانح سچے ہیں۔ اسے کیا معلوم ہے کہ اس میں کیا لکھا ہے۔ اس لئے دل کو جگا جگا کر غور کرنا چاہیئے۔" (الحکم ۱۳ مارچ ۱۸۹۸ء)

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۱۹ مئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

○ ربوہ ۱۹ مئی۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی بیگم صاحبہ کو ۱۷، ۱۸ مئی کی درمیانی شب ڈیڑھ بجے کے قریب درد کا شدید حملہ ہوا۔ جس کی وجہ سے ڈیڑھ گھنٹہ تک بہت زیادہ تکلیف رہی۔ فوری طور پر ڈاکٹر محمد احمد صاحب بلوائے گئے۔ پتہ میں درد کا دورہ پہلے بھی ہوتا رہا ہے۔ اس کی وجہ ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی ہے۔ حالانکہ ربوہ، لاہور، سرگودھا، ملتان اور کراچی میں ایکسرے بھی لئے گئے۔ صحیح مرض کا تا حال تشخیص نہ ہو سکنا سخت پریشانی کا موجب ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل و رحم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین

○ ربوہ۔ آج مورخہ ۱۹ مئی بروز جمعرات سوا پانچ بجے شام جامعہ ازہر کے استاذ جناب خلیل عبد الحمید آفندی مصر ادب العربی الحدیث کے موضوع پر اور محترم مولانا جلال الدین صاحب قمر الاسلام "دینِ حق" کے موضوع پر تعلیم الاسلام کالج ہال میں خطاب فرمائیں گے۔ علم دوست حضرات سے شمولیت کی درخواست ہے۔

رئیس جمعیۃ طلاب العربیہ بکلیۃ تعلیم الاسلام ربوہ

○ محمد شفیع صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے فرزند محمود احمد شدید طور پر بیمار ہیں۔ احباب شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا کریں۔

رسید بکیں چھپ گئیں

فضل عمر فاؤنڈیشن کی رسید بکیں چھپ گئی ہیں۔ بعض جماعتوں کو ان کے مطالبہ پر مطلوبہ تعداد میں رسید بکیں بھجوا دی گئی ہیں۔ باقی جماعتیں بھی جلد دفتر ہذا کو مطلع فرما دیں کہ انہیں کس کس قدر رسید بکیں درکار ہیں۔ تا کہ مطلوبہ تعداد میں انہیں رسید بکیں بھجوا دی جائیں۔ نیز اس بات کی بھی اطلاع دیں کہ فاؤنڈیشن کے چندہ کی وصولی اور متعلقہ کاموں کے انجام دینے کے لئے کس دوست کو مقرر کیا گیا ہے۔

سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۶۶ء

مذہب اور عقلیت

گزشتہ اداریہ میں ہم نے واضح کیا ہے کہ ایمان بالغیب ایمان بالرسالت اور ایقان بالآخرت جو اس مادی دنیا سے بالا حقائق ہیں سائنس اور عقل کے خلاف نہیں ہو سکتے۔ عقلیت کے معنی بقول ڈاکٹر پریم چند حسب ذیل ہیں:۔

"عقلیت نام ہے اس ذہنیت کا جو بلا استثنا کلی طور پر عقل کی برتری کو تسلیم کرے اور ایسے فلسفہ و اخلاقیات کو تشکیل دے۔ جو عقل کی کسوٹی پر پرکھ جا سکے۔ اور ہر طرح کے خیالی مفروضات سے مبرا ہو۔ عقلیت ایک طریقہ ہے جو ہر چیز کا ٹھوس تجزیہ کر کے اس کی صحیح قدر معلوم کرتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں عقلیت فلسفہ ہے زندگی کا اور فلسفہ زندگی کی حیثیت سے عقلیت زندگی کے ہر پہلو پر اثر انداز ہوتی ہے۔ مگر یہ دوسرے فلسفوں کی طرح چند مخصوص نظریوں کا مجموعہ نہیں بلکہ بدلتی ہوئی دنیا کے بدلتے ہوئے حالات میں بدلتی ہوئی چیزوں کی قدر معلوم کرتے کی کسوٹی ہے۔" (نگار پاکستان مارچ اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۲)

اس کی وضاحت کرتے ہوئے اور عقیدہ سے عقلیت کا فرق بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"یوں تو ہر شخص سوچتا اور سمجھتا ہے۔ کم و بیش اپنی عقل کا استعمال بھی کرتا ہے، مگر سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ عقلیت پسند زندگی کے مسئلوں کی ہر گتھی کو عقل کے ناخنوں سے سلجھاتا اور عقل ہی کی روشنی میں ہر چیز کا مطالعہ کرتا ہے۔ اگر اس کے خیالات یا نتیجے غلط ثابت ہوں، تو وہ انہیں تبدیل کرنے سے بھی نہیں ہچکچاتا۔ اس کے نزدیک سچائی سے بڑھ کر کوئی سند نہیں۔ مگر وہ شخص جو کسی پنتھ یا فرقہ کا پابند ہے، جس کی ذہنیت چند مخصوص اعتقادات تک محدود ہے۔ لازمی طور پر اپنی عقل کی وسعت اور دائرہ عمل کو تنگ کر دیتا ہے۔ اگر اس کے اعتقادات غلط ثابت ہوں تو بھی وہ انہیں چھوڑ سکتا ہے اور نہ چھوڑنے کی کوشش کرتا ہے زمانہ کے انقلاب سے پیدا شدہ نئے حالات کے زیر اثر وہ خود کو نہیں بدل سکتا۔ وہ ہر چیز کو اپنے تنگ نقطۂ نظر سے دیکھتا ہے۔ ہر معنی اور حقیقت کو نہایت بے رحمی سے توڑ مروڑ کر اپنے فرسودہ اعتقادوں کے مطابق بنانے کی کوشش کرتا ہے، خواہ اس میں انصاف اور سچائی ہی کو کیوں نہ قربان کرنا پڑے۔

عقیدے سے ہماری مراد ایک ایسے دعوے سے ہے۔ جس کی تائید میں نہ کوئی ثبوت ہو۔ اور نہ ہی کسی مشاہدہ اور تجربہ کی ضرورت سمجھی گئی ہو۔ بلکہ اس میں دھمکی دینا کافی سمجھا جاتا ہو۔ مثلاً فلاں بات نہ ماننے سے گناہ ہو گا۔ یا جہنم میں بھیجے جاؤ گے یا سماج سے خارج کر دیئے جاؤ گے۔"

(نگار پاکستان مارچ اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۲)

ڈاکٹر صاحب کو چونکہ اسلام کے متعلق کچھ علم نہیں۔ اس لئے انہوں نے ایسا کہہ دیا ہے۔ اسلام میں اندھا عقیدہ کوئی معنے نہیں رکھتا۔ مثلاً گوتم بدھ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے تلاش حق میں ناکام ہو کر ایک برگد کے درخت کا سہارا لیا۔ اور انہوں نے وہاں روشنی پائی۔ اب اس روایت میں اس امر کی وضاحت نہیں کی گئی ہے کہ روشنی پانے کے کیا معنی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ گوتم بدھ کے مذہب کو ہندو فلسفہ نے اندھیرے میں ڈال دیا ہے۔ ہمارے قیاس کے مطابق گوتم بدھ پر اللہ تعالےٰ کا کلام نازل ہوا تھا۔ آپ نے اس ہدایت کے مطابق اپنی جماعت تیار کی تھی۔ جس نے بڑی بڑی قربانیاں دے کر انسانوں کو خاص کر ذات پات کے بندھنوں سے آزاد کرانے کی کوشش کی تھی اور وہ بڑی حد تک کامیاب ہو گئے تھے۔ مگر بعد میں ہندو فلسفہ نے اس میں راہ پالی۔ اور عقلمندوں نے الٰہی کلام کو بالکل مسخ کر کے رکھ دیا۔ آج آپ کی تعلیم محض خیالی فلسفہ بن کر رہ گئی ہے۔ خدا کا کلام عقلیت کے اندھیرے میں مفقود ہو گیا ہے۔ بدھوں نے بھی آواگون کا عقیدہ اختیار کر لیا ہے۔ اور نروان کے معنے فنا بنا لئے ہیں۔ حالانکہ گوتم کا ہرگز یہ نظریہ نہیں تھا۔ آپ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ نبی تھے۔ اور برہمنزم کی غلط رسوم و رواج کو مٹانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔

یہ تو خیر ایک جملہ معترضہ تھا۔ اصل بات جو ہم کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ چونکہ ڈاکٹر پریم ناتھ صاحب نے اسلام کا کما حقہ مطالعہ نہیں کیا۔ اور نہ اس کو سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے وہ ان مذاہب کی جنہوں نے حقیقی تعلیمات میں اپنے عقلی ڈھکوسلے شامل کر لئے ہوئے ہیں۔ مثال لے کر عقلیت اور مذہب کو ایک دوسرے کی ضد بیان کرتے ہیں۔ حالانکہ اسلام یعنی حقیقی مذہب میں کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے۔ جس کی برتری عقل سے ثابت نہ کی جا سکے۔ یہ ٹھیک ہے کہ حقیقی مذہب بعض سچائیوں کو جاوداں تسلیم کرتا ہے۔ جیسے کہ ہم نے پہلے واضح کیا ہے۔ اور وہ ہیں ایمان بالغیب ایمان بالرسالت۔ اور ایقان بالآخرت۔ مگر وہ ان سچائیوں کے لئے بھی عقلی دلائل پیش کرتا ہے۔ الغرض قرآن کریم میں کوئی عقیدہ ایسا بیان نہیں کیا گیا۔ جس کو انسانی عقل سے صحیح ثابت نہ کیا جا سکے۔

ایمان بالغیب کو ہی لے لیجئے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایمان بالغیب کے معنی ہیں اللہ تعالےٰ پر بغیر سوچے سمجھے ایمان لے آنا مگر ایسا نہیں ہے۔ قرآن کریم اس کے لئے ہر قسم کے دلائل پیش کرتا ہے۔ وہ صرف ایسے دلائل ہی پیش نہیں کرتا۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کائنات کے اس پر حکمت کارخانہ کو چلانے والی کوئی صاحب عقل ہستی ہونا چاہیئے بلکہ وہ اس سے آگے جا کر ایسے دلائل بھی پیش کرتا ہے۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ واقعی ایسی ہستی فی الواقعہ موجود ہے۔ وہ یہ دلائل اسی قسم کے پیش کرتا ہے۔ جس قسم کے دلائل سائنس تجربہ اور مشاہدہ سے پیش کرتی ہے۔ قرآن کریم نے ہی یہ عظیم الشان اصول پیش کیا ہے کہ

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

یعنی دین میں کسی قسم کا جبر نہیں ہے۔ کیونکہ ہدایت کو گمراہی سے نہایت وضاحت کے ساتھ الگ کر دیا گیا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ اسلام کوئی بات حکم سے نہیں منواتا بلکہ عقلی دلائل سے منواتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ فلاں کام کرو یا فلاں کام نہ کرو۔ ورنہ جہنم میں ڈالے جاؤ گے۔ بلکہ جب وہ کہتا ہے کہ مثلاً شراب نہ پیو۔ تو اس کے لئے ساتھ ہی عقلی دلیل دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ شراب خوری کا کیا نقصان ہے اس نقصان میں دونوں شامل ہیں۔ یعنی دنیوی نقصان بھی اور اخروی نقصان بھی۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ذکر الٰہی کرو۔ مگر حکم سے نہیں بلکہ اس کی دلیل بھی ساتھ دیتا ہے

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

یعنی ذکر الٰہی سے قلبی اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ قرآن مجید تو منکرین کو بار بار ٹوکتا ہے۔ کہ

افلا تعقلون

یعنی پس کیا تم عقلمندی سے کام نہیں لوگے۔

تمام انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات ایسی ہی تھیں۔ مگر انسانوں نے اپنی عقلیں استعمال کر کے ادیان کو مسخ کر دیا ہے۔ چنانچہ اسلام میں کوئی ذات پات نہیں ہے سب انسان ہر لحاظ سے یکساں ہیں۔ صرف تقویٰ ان میں امتیاز کرتا ہے۔ اسلام نجات کے لئے ایسے احکام نہیں دیتا۔ جن کی وہ ساتھ ہی وجہ بیان نہیں کرتا۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ یسوع مسیح پر ایمان لے آؤ کہ وہ گنہگاروں کے لئے صلیب پر مر گیا تو تم کو نجات مل جائے گی۔ بلکہ وہ کہتا ہے کہ

والذین امنوا و عملوا الصالحات

اسلام میں نرا ایمان کوئی قیمت نہیں رکھتا اور نہ نرے اعمال کارآمد ہیں۔ کیونکہ بغیر صحیح ایمان کے اعمال صالحہ سرزد ہی نہیں ہو سکتے۔

اس سے واضح ہے کہ اسلام میں عقل کا کیا مقام ہے۔ الغرض بغیر دلیل کے اسلام میں کوئی عقیدہ نہیں ہے۔ قرآن کریم تو یہ فرماتا ہے کہ جزا سزا بھی بغیر دلیل کے نہیں دی جائے گی۔ اللہ تعالےٰ چونکہ عقل کل ہے۔ وہ بینہ کے بغیر

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

ہالینڈ میں تبلیغِ اسلام

(مرتبہ مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل ۔ ہیگ ہالینڈ)

امسال ماہِ رمضان المبارک کے لئے مشن کی طرف سے حسبِ دستور سحری و افطاری کے اوقات پر مشتمل ایک ٹائم ٹیبل تیار کیا گیا اور اسے سائیکلوسٹائل کر کے ممبرانِ جماعت کے علاوہ دیگر مسلمان بھائیوں کی خدمت میں بھی بھجوایا گیا۔

ہالینڈ میں اس وقت مختلف زبانیں بولنے والے مسلمان سکونت پذیر ہیں مثلاً ترک۔ عرب۔ ایرانی۔ پاکستانی اور دیگر مختلف ممالک سے آئے ہوئے مسلمان۔ ان میں سے اکثر کاروبار کی تلاش میں آئے ہوئے ہیں۔ پھر مسلمان طلبہ ہیں۔ یہاں کی مصروف زندگی اور عیسائی ماحول میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو اپنے مذہبی فرائض کے اوقات اور تاریخوں کا علم نہیں ہو سکتا۔ لہذا ان حالات کے مدنظر ہمارے مشن نے باقاعدگی سے یہ انتظام کر رکھا ہے کہ ایسے مواقع پر مختلف زبانوں میں جائزے مرتب کر کے مسلمانوں کو بھجوائے جاتے ہیں۔ اس مرتبہ یہ جائزے انگریزی۔ ترکی۔ عربی اور ڈچ زبانوں میں تیار ہوئے۔

درس القرآن:۔

ماہِ رمضان کے پیشِ نظر مسجد ہیگ میں بعد نماز عشاء روزانہ درس قرآن کریم کا بھی اہتمام کیا گیا تا اس مبارک مہینہ کی برکات سے متمتع ہونے کے ساتھ ساتھ افرادِ جماعت اور دیگر حاضرین کو قرآنی نکات و معارف سے بھی آگاہ کیا جا سکے۔ بفضلہ تعالےٰ یہ درس و تدریس کا سلسلہ سارا ماہ باقاعدگی سے جاری رہا اس میں غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوتے رہے۔

اجتماعی دُعا:۔

ماہِ رمضان میں پورے روزے رکھنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ کے فضل سے پورے قرآن کریم کا درس بھی مکمل کرنے کی توفیق ملی جو مکرم امام صاحب مسجد ہیگ اور خاکسار دیتے رہے۔ آخر پر مورخہ ۲۱ رجنوری بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء حاضرین نے مسجد میں اجتماعی طور پر دعا کی۔

عید الفطر:۔

۲۳ رجنوری ۶۶ء کو عید الفطر بفضل تعالےٰ نہایت کامیابی کے ساتھ منائی گئی۔ مسجد کے تینوں ہال کمروں کے علاوہ باغ میں ایک وسیع خیمہ کا بھی انتظام تھا۔ چونکہ زیادہ حاضری کی توقع تھی اس لئے ایک وسیع و عریض ہال بھی کرایہ پر لیا گیا۔ دونوں جگہوں پر عید کی نمازیں ہوئیں جو مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج مشن اور خاکسار نے پڑھائیں۔

نماز عید کے بعد آمدہ مہمانوں کی ضیافت کی گئی۔ جملہ احمدی بہنوں نے انتظامات میں اخلاص کے ساتھ ہاتھ بٹایا۔ ملاقاتیوں میں جناب سفیر صاحب پاکستان اور ان کے سٹاف کے احباب بھی شامل تھے۔ دوپہر کے بعد کھانے کا بھی وسیع پیمانہ پر انتظام کیا گیا۔ مفصل رپورٹ شائع ہو چکی ہے۔

مشن ہاؤس میں جلسے

مشن ہاؤس میں جلسوں کے انعقاد سے بھی لوگوں کی توجہ اسلام کی طرف مبذول کرائی جاتی ہے۔ یہ جلسے نہ صرف افرادِ جماعت کے لئے ہی مفید و بابرکت ثابت ہوتے ہیں بلکہ غیر مسلم حاضرین کے لئے بھی دعوت فکر کا موجب بنتے ہیں۔ ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پبلک جلسے جن میں باہر سے کسی مقرر کو بلا کر تقریر کروائی جاتی ہے اور دوسرے مقامی اجلاس جن میں صرف ممبران کی شمولیت مدنظر ہوتی ہے تاکہ ان کی صحیح لائنوں پر تعلیم و تربیت کی جا سکے۔ اس پروگرام کے تحت رمضان المبارک اور عید وغیرہ کی مصروفیت کے باوجود پبلک اور مقامی جلسے ہوئے۔

پہلا پبلک جلسہ یہاں کی مشہور تنظیم ورلڈ کانگریس آف فیتھس کے تعاون کے ساتھ مشن ہاؤس میں منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں ہالینڈ کے مختلف شہروں کے لوگوں نے شرکت کی۔ ہمارے احمدی نوجوان محمد ظفر اللہ کمیل نے "یورپ میں اسلامی اثرات" کے موضوع پر ایک فاضلانہ تقریر کی اور رنگین سلائیڈز کے ساتھ اسلامی تہذیب و تمدن کے خط و خال کو ناظرین کے سامنے پیش کیا۔

ایک دوسرے پبلک جلسہ کے لئے یہاں کے ایک اسلام دوست ڈاکٹر فری ناگ کو تقریر کے لئے مدعو کیا گیا۔ آپ کے مضمون کا عنوان تھا "قرآن کریم میں تمثیلات" آپ نے قریباً ایک گھنٹہ تک اس موضوع پر عالمانہ تقریر کی۔ اس جلسہ کی صدارت کے لئے مشہور فلاسفر کو جو اسلامی تعلیمات کا خاصہ مطالعہ رکھتے ہیں دعوت دی گئی تھی۔ چنانچہ انہوں نے بھی اپنے فرائض خوش اسلوبی سے سرانجام دئے۔ اور اپنی صدارتی تقریر میں لوگوں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ مذہبی صحائف میں جو تمثیلات بیان کی گئی ہیں ان پر خوب غور و خوض کرنا چاہیئے کیونکہ یہ تمثیلات بڑے بڑے دور رس نتائج کی حامل ہوتی ہیں اور ان کے سمجھنے میں ذرا سی غلطی بھی ہمیں حقیقت سے بہت دور پہنچا سکتی ہے۔

مقامی اجلاس

ممبران کی تعلیم و تربیت کے لئے مقامی اجلاسوں کا بھی بندوبست کیا گیا جن میں مبلغین کے علاوہ ممبران بھی مختلف ضروری موضوعات پر تقاریر کرتے ہیں اور سوال و جواب کے ذریعہ اپنی معلومات میں اضافہ کرتے ہیں۔ شروع میں قرآن کی تلاوت کے بعد چالیس جواہر پاروں میں سے احادیث کی تشریح سنائی جاتی رہی اور تقریری پروگرام کے بعد اجلاس کے اختتام پر اسلامی اصول کی فلاسفی میں سے اقتباس پڑھ کر سنایا گیا۔

پیشگوئی مصلح موعود

ایک اجلاس میں خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین کو بتایا کہ یہ پیشگوئی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ کی ذات بابرکات میں کس شان کے ساتھ پوری ہوئی نیز حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے غیر معمولی کارناموں اور آپ کی خداداد راہنمائی کے ذریعہ اسلام کے حق میں جو عظیم الشان انقلاب برپا ہوا اور ہو رہا ہے اس پر روشنی ڈالی گئی۔

خلافت پر تقریر

ایک دوسرے اجلاس میں جماعت کے ایک فرد نے خلافتِ اسلامیہ کے موضوع پر تقریر کی اور حاضرین کو خلافتِ اسلامیہ کے طریق انتخاب اور خلیفہ کی پوزیشن بتائی گئی۔ خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا کہ آپ نے کیوں جامِ شہادت نوش کرنا منظور فرمایا مگر تختِ خلافت سے دستبردار نہ ہوئے۔ جب اللہ تعالےٰ کسی کو ردائے خلافت پہنا دیتا ہے تو پھر کسی کو اس کے اتارنے کا اختیار نہیں رہتا۔

اسلام پر تقاریر

اس ملک کی دیگر تنظیموں میں بھی اسلام پر تقاریر کا سلسلہ جاری رہا۔ متعدد مختلف حلقے۔ سکول۔ کالج اور یونیورسٹیاں اپنے ہاں تقریر کے لئے مدعو کرتے رہے۔ چنانچہ مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج ہالینڈ مشن باقاعدگی کے ساتھ تقاریر کے لئے تشریف لے جاتے رہے۔ ان تقاریر کے دوران سوالات کے لئے خاصہ وقت دیا جاتا ہے جس سے اسلام کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے کا موقع میسر آتا ہے۔ عرصہ مذکورہ میں بفضلہ تعالیٰ بارہ تقاریر ہوئیں۔

ہیگ شہر میں سرینام (سابق ڈچ گیانا) کی ہالینڈ کلب کے زیر اہتمام عید الفطر کی شام کو عید ملاپ کا پروگرام منعقد کیا گیا جس میں مکرم جناب امام صاحب کو تقریر کے لئے مدعو کیا گیا۔ مسلم اور غیر مسلم حاضرین کو مدنظر رکھتے ہوئے صیام رمضان کی فلاسفی اور عید مبارک کی حقیقت پر روشنی ڈالی گئی۔

دوسری تقریر کے لئے ایک سوشل انجمن نے مدعو کیا۔ چنانچہ اسلام پر تقریر ہوئی۔

ہالینڈ کے شہر ٹسم کی پبلک لائبریری نے بھی تقریر کے لئے بلایا۔ منتظمین نے اپنے جلسوں کے شائع شدہ پروگرام میں اس تقریر کا بھی ذکر کیا۔ تقریر کے بعد مقامی اخبارات نے تصویر کے ساتھ تقریر کا خلاصہ بھی شائع کیا۔

یہاں کے نوجوانوں کی چرچ سوسائٹی JONGE KERK کی طرف سے دعوت ملنے پر اسلام پر ایک مفصل تقریر کی گئی۔ وقفہ سوالات میں جملہ سوالوں کا مفید رنگ میں جواب دیا گیا۔ الوہیت مسیح کی بحث کے دوران جملہ حاضرین سے الوہیتِ مسیح کے ثبوت کے بارہ میں پوچھا گیا۔ نوجوانوں نے مختلف جواب دینے کی کوشش کی مگر تسلی بخش جواب نہ ہونے کی وجہ سے لوگ کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے۔ اتنے میں ایک بوڑھے پادری صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے اور نوجوانوں سے بھرے ہوئے

ہال کو خطاب کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا کہ دیکھو اب بحث مسیح کی خدائی کے ثبوت پر آگئی ہے ہمیں یہ بحث یہیں ختم کر دینی چاہئیے کیونکہ ہم مسیح کے خدا ہونے کا کوئی ثبوت مہیا نہیں کر سکتے بلکہ اس بحث میں پڑنا ہی خدا کی ہتک اور گستاخی کا ارتکاب ہے۔ پس اس کے بعد کوئی شخص اس موضوع پر بات نہ کرے۔ ہماری طرف سے پادری صاحب کی خدمت میں بار بار عرض کیا گیا کہ وہ نوجوانوں کو بات کرنے کی آزادی دیں اور ان پر کسی قسم کی قید نہ لگائیں کیونکہ بائیبل میں صاف لکھا ہے کہ تو اپنے خداوند خدا پر اپنی ساری جان اپنے سارے دل اور اپنی پوری سمجھ کے ساتھ ایمان رکھ۔ پس ایمانیات میں عقل اور سمجھ سے کام لینا نہ صرف غیر ضروری ہی نہیں بلکہ کتاب مقدس کے منشاء کے عین مطابق ہے مگر پادری صاحب موصوف دیر ہو جانے کا بہانہ کرکے وہاں سے تشریف لے گئے۔ بعد میں حاضرین نے کافی دلچسپی کے ساتھ اسلام پر لٹریچر خریدا۔

پانچویں تقریر ہالینڈ کے شہر زتفن کی فری یونیورسٹی میں ہوئی۔ ایک گھنٹہ تقریر کے بعد حاضرین کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔ تقریر کا خلاصہ اخبارات میں شائع ہوا اس طرح اسلام کا نام ملک میں دور دور تک پہنچا۔

روزمند شہر کے ایک سوشل سنٹر کی طرف سے بھی اسلام پر لیکچر کروایا گیا۔ اس جگہ اس علاقہ کے اونچے طبقہ کے لوگ مختلف جگہوں سے آکر جمع ہوئے تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کا ایک نادر موقع بہم پہنچایا۔

ساتواں لیکچر ہالینڈ کے سب سے بڑے شہر ایمسٹرڈم کے ایک کلچر سینٹر میں ہوا ایک گھنٹہ تقریر کے بعد لوگوں کے سوالات کا جواب دیا گیا۔ اور ازاں بعد لوگوں کے سامنے لٹریچر پیش کیا گیا جسے انہوں نے شوق سے خریدا۔

یہاں کے ریفارمڈ چرچ کے ایک مشہور سنٹر آلمرڈونک میں ایک بین المذاہب علمی مجلس منعقد ہوئی۔ بحث کا موضوع تھا "ہمیں اپنی زندگی کس نہج پر ڈھالنے کی ضرورت ہے"۔ مختلف مذاہب کے نمائندگان نے اس مضمون پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مکرم امام صاحب مسجد ہیگ بفضلہ تعالیٰ اسلام کے نمائندہ کے طور پر شامل ہوئے اور بحث میں حصہ لے کر اسلامی تعلیم کے مطابق اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ یہاں پر زیادہ مقابلہ دہریہ خیالات کے لوگوں سے تھا۔ یہ موقع اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسلام کے حق میں کامیاب رہا۔

ایک سوشل سینٹر نین روڈ کے یونیورسٹی طلبہ کی ایک مجلس کی طرف سے بھی اسلام پر تقریر کے لئے دعوت ملی چنانچہ مکرم جناب حافظ قدرت اللہ صاحب انچارج مشن ہالینڈ کی یہاں بھی ایک کامیاب تقریر ہوئی۔ چونکہ حاضرین میں ایک کثیر تعداد عربی کے طلبہ کی تھی اس لئے سوال و جواب کا سلسلہ بھی خاصہ دلچسپ رہا۔

ایک مشہور شہر الکمار کے کیتھولک مرکز میں بھی تبلیغ کا ایک اہم موقع پیدا ہوا جبکہ ان کی طرف سے اسلام پر تقریر کے لئے درخواست موصول ہوئی چنانچہ اس اجتماع میں جہاں قریباً ہر [illegible] اور پیشہ کے لوگ موجود تھے ایک [illegible] ہوئی۔ لیکچر کے بعد حاضرین کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا گیا۔

دوردریخت شہر میں سالویشن سنٹر کی تنظیم نے بھی اسلام پر تقریر کی خواہش کا اظہار کیا۔ چنانچہ مکرم جناب امام صاحب نے ایک مفصل و مدلل تقریر کی تقریر کے بعد سوالات کا جواب دیتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی حقیقت پر روشنی ڈالی اور اس طرح پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک کے مختلف حصوں میں خدمتِ اسلام کے شاندار مواقع پیدا ہوئے جن سے پورا پورا فائدہ اٹھایا گیا۔

روٹرڈم شہر میں ترک مسلمان بھائیوں کے ایک سنٹر کی طرف سے اس خواہش کا اظہار کیا گیا کہ محترم امام صاحب ان کو بھی کچھ وعظ و نصیحت فرمائیں۔ چنانچہ ان کی اس خواہش کے مدنظر ان سے بھی محترم امام صاحب مسجد ہیگ نے خطاب کیا۔

(باقی)

مسجد احمدیہ کوہاٹ کیلئے

نقیب کی ضرورت

مسجد احمدیہ کوہاٹ کے لئے ایک نقیب کی ضرورت ہے تنخواہ پچاس روپے ماہوار۔ درخواست دہندہ معمولی پڑھا لکھا ہو اور سائیکل چلانی جانتا ہو۔

کوہاٹ تک پہنچنے کا کرایہ خود اس کے ذمہ ہوگا۔ درخواستیں مقامی امیر کی سفارش سے فوری طور پر بھجوائی جائیں۔

بشارت احمد چوہدری
صدر جماعت احمدیہ
۹۴ بازار کلاں۔ کوہاٹ شہر

ارشاداتِ عالیہ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ

"میں تحریک کرتا ہوں کہ سیاسی طور پر معزز سمجھی جانے والی اقوام کے لوگ اپنے آپ کو اور اپنی اولادوں کو دین کے لئے وقف کریں۔ وقت بہت تھوڑا ہے اور کام بہت زیادہ ہے۔ خدا تعالیٰ اب زیادہ انتظار نہیں کر سکتا۔ اگر ہم سستی سے کام لیں گے تو خدا تعالیٰ اپنے کام کے لئے کوئی اور انتظام کرے گا اور ہماری بدقسمتی پر مہر ہو جائے گی۔ کاش ہمارے دل اس فرض کو پورے طور پر محسوس کریں۔

اے عزیزو! کاش ہمارے ایمان آج ہم کو شرمندگی سے بچالیں۔ کاش ہمارے جسم ہماری روح کے تابع ہو کر ہمیں اپنا فرض ادا کرنے دیں۔ کاش ہمارے آج کے اعمال ہمیں قیامت کے دن ہم کو شرمساری اور روسیاہی سے بچالیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ ہر شخص آگے بڑھتا اور اپنی زندگی وقف کرتا مگر کم سے کم ایک حصہ تو آگے بڑھنا چاہیئے ...

... ضرورت ہے کہ آئندہ مدرسہ احمدیہ میں زیادہ بچے داخل کرائے جائیں۔

... تا انہیں خدمتِ دین کے لئے تیار کیا جا سکے"

[illegible]

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

سزا جزا بھی نہیں دیتا۔ اگر قیامت کو گناہ کی سزا دی جائے گی تو شہادت لے کر دی جائے گی وہاں بھی کوئی کام اندھا دھند نہیں ہوگا۔

من یعمل مثقال ذرۃٍ خیراً یرہ
ومن یعمل مثقال ذرۃٍ شراً یرہ

یعنی جس نے ایک ذرہ مثقال کے برابر خیر کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ایک ذرہ مثقال برابر برائی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا۔

الغرض عقل جو ان کے فہم میں تبدیلیاں کرتی ہے اور روز بروز زیادہ سے زیادہ مادی اسرار دریافت کرتی ہے اس سے اسلام کے عقائد میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ان سے اسلام کو تقویت پہنچتی ہے۔ کیونکہ کائنات کی حکمتوں کا جوں جوں زیادہ علم ہے توں توں صانع کائنات کے وجود پر ایمان زیادہ ہوتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب اپنے مقالہ کے آخر میں فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ملک کو عقلی ذہنیت کی اشد ضرورت ہے ہمیں یقین ہے کہ یہ ہماری بہت سی الجھنوں اور گتھیوں کو سلجھا دے گی جن کا ہم آج تک کوئی حل تلاش نہ کر سکے۔ مثال کے طور پر ہمارے مذہبی تفرقات اور تعصبات جو ہمارے لئے وبالِ جان ہیں عقلیت کے زیرِ اثر رواداری اور آزاد خیالی کی رو میں بہہ جائیں گے۔ ہمارے سیاسی مسائل بھی عقل و فہم کی روشنی میں بخوبی حل ہو سکتے ہیں جذبات کی فراوانی سے نہیں۔ فرقہ پرست، متعصب اور رجعت پسند راہنمایانِ قوم کی راہنمائی سے نہیں۔ وہ ملک یا قوم جو اپنی عقل کا استعمال نہیں کر سکتی جس کی مشعلِ راہ قدامت پرستی اور کورانہ تقلید ہو تہذیب اور ترقی کی ہمیشہ پچھلی صفوں میں رہے گی۔

ہمارے وسیع ملک کی اکثریت افلاس۔ بیماری اور جہالت کے خوفناک غاروں میں زندگی کے دن کاٹ رہی ہے۔ وہ قوم جو دنیا کی کُل آبادی کا پانچواں حصہ ہے ذات پات اور فرقوں کی غیر فطری زنجیروں میں بندھی مذہبی ریاکاری۔ توہم پرستی اور مختلف اقسام کے استحصالات کے بے پناہ بوجھ کے نیچے دبی ہوئی ہے۔ ہماری آئندہ ترقی کا راز زندگی کے ہر شعبہ میں سائنس اور عقل کے استعمال میں پنہاں ہے"

(نگار مارچ و اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۱)

یہ بالکل صحیح ہے مگر اس کا علاج یہ نہیں ہے کہ مذہب کو ترک کر دیا جائے بلکہ اس کا علاج یہ ہے کہ صحیح مذہب یعنی اسلام کو سمجھا جائے اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ جو عقل کی نفی نہیں کرتا بلکہ عقل کو اس کا صحیح مقام عطا کرتا ہے۔ عقل کی بات یہی ہے جیسا کہ ہم انشاء اللہ ثابت کریں گے۔

(باقی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مکمل سیٹ دس جلدوں میں ہدیہ رعایتی -/۷۰ علاوہ محصولڈاک الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ

فریضۂ حج اور جماعت احمدیہ

مکرم الحاج صوفی محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈی ایس پی سکھر

میں نے سنا ہوا تھا کہ بعض غیر احمدی احباب کہتے ہیں کہ احمدی حج کا فریضہ ادا نہیں کرتے میں خیال کیا کرتا تھا کہ محض بطور مذاق یا چڑانے کے لئے ایسا کہتے ہوں گے مگر گذشتہ دنوں جب میں نے حج کے لئے درخواست دی اور قرعہ میں میرا نام سب سے پہلے نکلا تو بہت سے دوست جن کو بخوبی معلوم تھا کہ میں احمدی ہوں بڑی سنجیدگی سے پوچھنے کے لئے آئے کہ کیا میں بھی حج کے لئے جا رہا ہوں۔ جب میں نے اثبات میں جواب دیا تو بعض حیران ہوئے اور بعض مطمئن ہوئے اسی طرح فریضہ حج کی ادائیگی کے بعد میرے واپس آنے پر جب مبارکباد دینے کے لئے لوگ آئے تو پھر بھی بعض تعجب سے یہ پوچھتے کہ کیا آپ حج کے لئے مکہ معظمہ گئے تھے؟ اور جب اثبات میں جواب دیا گیا تو خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم لوگوں میں یہ خیال احمدیوں کے متعلق مخالفین کی پھیلائی ہوئی غلط فہمی کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ احمدیوں کے خلاف لوگوں میں بہت غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں گو ان کا ازالہ بھی ہوتا رہتا ہے مگر چونکہ مخالف عام طور پر ان باتوں کو بڑے زور سے دہراتے رہتے ہیں ان کا اثر قائم رہتا ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ احمدی بفضلِ خدا بحیثیت جماعت پچھلے اسی سالوں سے اسلام اور مسلمانانِ عالم کی خدمت کر رہے ہیں۔ مگر چونکہ ان کی خدمت بے لوث ہوتی ہے اور اس میں کسی قسم کا نمود نہیں پایا جاتا اور نہ ہی اس کو مشتہر کیا جاتا ہے لہٰذا لوگوں کی نگاہوں سے ان کی یہ خدمت پوشیدہ رہتی ہے۔ احمدی باوجود اسکے کہ ان کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔ جہاد کے لئے جس کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد اکبر فرمایا ہے اپنی جان۔ مال اولاد سب کچھ صرف کرکے اسلام کے جھنڈے کو دنیا میں بلند کر رہے ہیں۔ انہوں نے اپنی حیثیت سے بہت بڑھ چڑھ کر کروڑہا روپیہ خرچ کرکے عیسائیت اور کفر کے قلعہ کو پاش پاش کر دیا۔

ایک احمدی اسلام کے لئے اور مسلمانوں کو ہر رنگ میں بلند مقام پر پہنچانے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔

خدا کے فضل سے احمدیوں میں ان کی تعداد کے لحاظ سے کافی تعداد حاجیوں کی ہے مگر بالعموم وہ اپنے نام کے ساتھ حاجی کا لفظ لگانا ضروری نہیں سمجھتے اور حقیقت بھی یہی ہے کافی لوگ ہیں جو لاکھوں روپے زکوٰۃ کے دیتے ہیں مگر وہ اس کا اظہار نہیں کرتے ایسے ہی حج بھی عبادت کا ایک ضروری رکن ہے اگر اسکی ادائیگی کے لئے اللہ تعالیٰ کسی کو توفیق دے تو یہ اس کا ایک انفرادی نیکی کا فعل ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر موقع پر اس کا ضرور اظہار کیا جائے۔ اور حج کرنے کے بعد اگر وہ لوگوں سے ایماندارانہ اور نیک روی کا برتاؤ کرتا ہے تو اپنے بھائیوں کے لئے مفید وجود ہے ورنہ اسکے حج سے لوگوں کا کیا واسطہ اور پھر مکان یا دکان پر حاجی کا لفظ لکھ کر آویزاں کرنے کا کیا فائدہ؟ مکہ معظمہ اور اس کے گرد و نواح کے لوگ اتنے خوش قسمت ہیں کہ بعض ان میں سے ہر سال حج کا فریضہ ادا کرتے ہیں مگر پھر بھی وہ اپنے نام کے ساتھ حاجی کا لفظ اول تو بالکل استعمال نہیں کرتے اور اگر کوئی ان کو اس نام سے پکارے بھی تو کوئی خاص خوشی کا اظہار نہیں کرتے۔ بعض لوگ اپنے نام کے ساتھ حاجی کا لفظ اس طور پر لگاتے ہیں کہ گویا وہ ان کے نام کا حصہ ہے۔

احمدی چونکہ حقیقی اسلام کے قائل ہیں اور وہ شریعت کے ہر حکم کو اپنے ایمان کا جزو سمجھا کرتے ہیں۔ لہٰذا وہ نمائش کو پسند نہیں کرتے۔ اور یہی خوبی کی بات یہ ہے۔ ہمارے غیر احمدی بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ احمدیوں کے عقائد اور ان کے کردار کو اصل رنگ میں دیکھنے کی کوشش کریں اور بلا وجہ بدظنی کرکے گنہگار نہ بنیں مکہ معظمہ میں اس سال جو احمدی احباب مجھے ملے ان میں سے کئی پاکستانی تھے ایک کلکتہ سے آئے ۳ ماریشس کے تھے ایک جرمنی سے آئے تھے ۲ نائیجیریا سے آئے تھے۔ کئی دیگر ممالک سے آئے تھے۔ چونکہ ہر ایک کا اپنا اپنا معلم تھا اور وہاں حاجیوں کی تعداد لاکھوں کی ہوتی ہے۔ اسلئے سب کا ملنا مشکل تھا خاص کر جبکہ ایک دوسرے کی پہچان بھی نہ تھی۔ احمدی خدا کے فضل سے تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں لہٰذا ہر سال حج کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے اکناف عالم سے پہنچتے ہیں لیکن وہ نمود کو بالکل پسند نہیں کرتے وہ سب کام خدا کے واسطے ہی کرتے ہیں اور اس سے اجر کے امیدوار رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو حقیقی اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

درخواست دعا

میری صحت کافی عرصہ سے خراب ہے اور دن بدن کمزوری ہوتی جا رہی ہے نیز کچھ کچھ پریشانی بھی حائل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (منشی محمد اسمٰعیل حنیف)

ٹنڈر نوٹس

منظور شدہ ٹھیکیداران محکمہ پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ سے جنہوں نے سال رواں کی فیس جمع کی ہو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے آئٹم پرسنٹیج ریٹ ٹنڈر مطلوب ہیں جو کہ ۱۵رجون ۱۹۶۶ء بوقت ایک بجے تک وصول کئے جائیں گے۔ اور اسی دن ٹھیکیداران یا نمائندگان کے سامنے کھولے جائیں گے

ٹنڈر فارم بقیمت -/۵ روپے (جو واپس نہ ہوگی) دفتر سے دیا جائے گا۔ ٹنڈر فارم مورخہ ۱۴رجون ۱۹۶۶ء تک جاری کئے جائیں گے۔ بعد ازاں فارم نہیں دئے جائیں گے ٹنڈر سربمہر لفافہ میں بند ہوں کاموں کی تفصیل اور شرائط دفتر میں کسی روز اوقات کار دیکھی جا سکتی ہیں زر ضمانت جو ہر کام کے لئے علیحدہ نیچے دی گئی ہیں۔ رسید خزانہ یا ڈیپازٹ ریٹ کال کی شکل میں ہر کام کے لئے داخل کرنا ہوگی۔ ورنہ ٹنڈر نہیں لئے جائیں گے مشروط ٹیلیگرافک ٹنڈر منظور نہیں کئے جائیں گے۔

تمام میٹریل ٹھیکیدار کو خود مہیا کرنا ہوگا۔ ماسوائے سیمنٹ جو کہ سات روپے پچاس پیسے تین فیصدی سٹوریج کے حساب سے محکمہ مہیا کرے گا۔ زیر دستخطی کو حق حاصل ہوگا کہ کوئی بھی یا تمام ٹنڈر بغیر کسی وجہ کے رد کر دے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ کام	زر ضمانت	میعاد کام
۱	واٹر سپلائی "سی" ٹائپ کالونی لائلپور میں مندرجہ ذیل تعمیر کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں۔ I۔ تعمیر سیڈیمنٹیشن (۱ عدد پکا ۱ عدد کچا) II۔ تعمیر ہائی ٹینک ٹیل = ۵۰×۵۰ = ۱ عدد III۔ تعمیر کنواں گول = ۵ فٹ سائز ۱ عدد IV۔ تعمیر کلورین روم = ۸×۸ = ۱ عدد	-/۶،۴۳،۷۰۰	-/۱۳۰۰۰	ایک سال

ایگزیکٹو انجنیئر پبلک ہیلتھ انجنیئرنگ
ڈویژن لائلپور

پاکستان ویسٹرن ریلوے کے لئے
نیلام کنندہ کا تقرر

پاکستان ویسٹرن ریلوے کی جانب سے ریلوے کے ناکارہ اور فالتو سامان کے نیلام کے کام کے لئے پرانی ساکھ اور اچھی شہرت کے مالک مسلمہ نیلام کنندگان سے سربمہر لفافوں میں ٹنڈر مطلوب ہیں جن پر "TENDERS FOR CONDUCTING AUCTIONSALE" کے الفاظ تحریر ہوں یہ ٹھیکہ تین سال یعنی یکم جولائی ۱۹۶۶ء تا ۳۰رجون ۱۹۶۹ء کے لئے ہے۔

(۲) ٹنڈر دہندگان کے لئے لازم ہوگا کہ وہ بڑے پیمانے پر نیلام (ایک وقت میں -/۵۰،۰۰۰ روپے کے یا اس سے زائد سامان کا نیلام کا کام کرنے کی اہلیت کے ثبوت میں سرٹیفکیٹوں کی اصل کاپیاں یا تصدیق شدہ نقول (جن پر دستخط واضح طور پر پڑھیں جا سکیں) دکھا کر چیف کنٹرولر آف سٹورز پاکستان ویسٹرن ریلوے کو اطمینان دلائیں۔ (۳) ٹنڈر فارم اور ایگریمنٹ کی کاپیاں بتاریخ ۱۶ مئی ۱۹۶۶ء کو اور بعد ازاں دفتر چیف کنٹرولر آف سٹورز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈکوارٹرز آفس لاہور سے یا ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز پی ڈبلیو آر کراچی چھاؤنی سے بادائیگی قیمت -/۱۵ روپے (مزید ۵۰ پیسے برائے ڈاک صرف بیرونجات سے منگوانے والوں کیلئے) مل سکتے ہیں۔ ڈاک کی ٹکٹیں ٹنڈر کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کی جائیں گی۔ ٹنڈر کھلنے کی تاریخ کو کوئی ٹنڈر فارم فروخت نہیں کیا جائیگا۔ (۴) ٹنڈر جو زیادہ سے زیادہ ۲۷رجون ۱۹۶۶ء کو ۱۰ بجے صبح تک دفتر چیف کنٹرولر آف سٹورز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ اسی دن اسی دفتر میں ۱۰.۳۰ بجے صبح ان ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ جو موجود ہونا پسند کرینگے۔

INF(L) 1203

ہمدرد لِسُوات (اٹھرا کی گولیاں) رجسٹرڈ دواخانہ خدمت خلق ربوہ سے طلب کریں ہمدرد کورس -/۲۰ روپے

کارکنان مال کی فوری توجہ کیلئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اپریل میں (جو اخبار الفضل مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۶۶ء میں شائع ہو چکا ہے) صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کے متعلق جو لائحہ عمل بیان فرمایا تھا۔ اُن میں سے دو امور کی طرف فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

اوّل یہ کہ "عہدیداران کو چاہیئے چندے اپنے وقت پر وصول کریں۔ تا سال کے آخر میں نہ انہیں کوفت ہو نہ ہمیں پریشانی لاحق ہو"۔ "یعنی وہ سال کے دو موسم ہیں۔ جن میں ہماری دیہاتی جماعتیں اپنے چندے ادا کرتی ہیں۔ پس دیہاتوں میں دو دفعہ چندہ ادا کرنے کا وقت ہوتا ہے۔ لیکن وہ جماعتیں یا جماعتوں کا وہ حصہ جن کی آمد ششماہی نہیں بلکہ ماہانہ ہوتی ہے۔ ان سے چندے ماہوار ہی وصول ہونے چاہئیں"۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ماہوار وصولی کے ساتھ یہ ضروری ہے کہ وصول شدہ رقم اسی ماہ کے اندر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرا دی جائے۔ جس مہینہ میں وصولی ہوتی ہو شہری جماعتوں میں عام طور پر پہلے دو ہفتوں میں ہی چندہ وصول ہوتا ہے۔ جو تیسرے ہفتہ میں بآسانی یہاں بھیجا جا سکتا ہے۔ جو جماعتیں اس بارہ میں تساہل سے کام لیتی ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر انہوں نے قواعد کے مطابق رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع نہ کرائی۔ تو جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ماہ مئی کی وصولی کا جائزہ لیں گے۔ تو باوجود اس کے کہ احباب نے اپنا چندہ ادا کر دیا ہوگا۔ ایسی جماعتوں کا کھاتہ خالی نظر آئے گا۔ پس ضروری ہے۔ کہ وصول شدہ رقم جلد بھجوا دی جائے۔ برادہ مہربانی چندہ عام و حصہ آمد کی وصولی کے ساتھ چندہ جلسہ سالانہ کو بھی مدنظر رکھیں۔ یہ بھی لازمی چندہ ہے۔ اور اسکی وصولی بھی شروع سال سے جاری ہونی چاہیئے۔ اسی طرح زمیندارہ جماعتوں کو چاہیئے کہ فصل ربیع کا چندہ اسی وقت وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔

دوم:۔ یہ کہ "یہ نہایت ہی ضروری بات ہے کہ بجٹ پورا بنایا جائے"۔ لیکن بعض جماعتوں کی طرف سے بجٹ موصول ہی نہیں ہوئے۔ حالانکہ تمام جماعتوں کو تاکید کی گئی تھی کہ یکم اپریل ۱۹۶۶ء تک سال ۶۷-۱۹۶۶ء کا بجٹ بھجوا دیں۔ اب اس مقررہ تاریخ سے ڈیڑھ دو ماہ اوپر گزر چکے ہیں۔ پس جن جماعتوں نے ابھی تک اپنا بجٹ نہیں بھجوایا وہ فوری طور پر بجٹ پورا بھجوانے کا انتظام کریں۔ بجٹ آنے کے بغیر نہ تو یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کسی خاص جماعت نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد پر عمل کیا ہے یا نہیں؟ اور نہ یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس جماعت کی طرف سے ان چندوں کی پوری وصولی ہو رہی ہے۔ اب اس بارہ میں مزید تساہل نہیں ہونا چاہیئے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

abwah

دو پہرہ داروں کی فوری ضرورت

بہشتی مقبرہ ربوہ کے لئے دو مخلص، مستعد اور دیانتدار احمدی پہرہ داروں کی فوری ضرورت ہے۔ جو ربوہ میں رہائش رکھتے ہوں۔ عمر پچاس سال سے اوپر اور ساٹھ سال سے کم ہو۔ (سابقہ اعلان میں چالیس سے پینتالیس سال کی عمر ایک غلط فہمی کی بناء پر لکھی گئی تھی اس عمر کے آدمیوں کی ضرورت نہیں۔) صحت اور بینائی اچھی ہو۔ گورکنی کا تجربہ رکھتے ہوں۔ قبور کی حفاظت اور معمولی مرمت کے علاوہ مقبرہ کی سڑکوں کی صفائی اور پودوں کی نگرانی وغیرہ ان کے فرائض میں سے ہوگی۔ ڈیوٹی دن کے وقت تین گھنٹوں کے علاوہ رات کو بھی تین گھنٹہ ہوگی۔ رات کو فارغ اوقات میں بہشتی مقبرہ کے اندر ہی سونا ہوگا۔ ہفتہ میں صرف دو متفرق راتیں گھر میں رہنے کی اجازت ہوگی۔ الاؤنس بالمقطع بغیر سالانہ ترقی کے ۶۵/- روپے۔ گورکنی کی اُجرت علیحدہ ہوگی۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بہ تصدیق و سفارش امیر یا پریذیڈنٹ بپتہ ذیل پر ۲۵ رمئی ۶۶ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ تصدیق و سفارش کرنیوالے عہدیدار درخواستوں پر کام کی نوعیت مدنظر رکھتے ہوئے اور بہشتی مقبرہ کی تقدیس کو مدنظر رکھتے ہوئے ذمہ دارانہ طور پر ملاحظہ لکھیں۔ درخواستوں میں مندرجہ ذیل امور کے متعلق خصوصیت سے ذکر کیا جائے۔

۱۔ ولدیت ۲۔ پیشہ ۳۔ عمر ۴۔ سنہ بیعت ۵۔ خواندہ یا ناخواندہ ۶۔ مکمل پتہ

درخواست یا پتہ نامکمل ہونے کی صورت میں درخواست قابل غور نہ ہوگی۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

اطفال کا ہفتہ تیاری امتحانات

ناظمین اطفال و مربی صاحبان ایک آخری بھرپور جدوجہد کریں

اطفال الاحمدیہ کے امتحانات ستارۂ اطفال۔ ہلال اطفال۔ قمر اطفال و بدر اطفال کے لئے ۲۷ رمئی جمعہ کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ ان امتحانات کے کورس کی آخری دہرائی مکمل کروانے کی خاطر تجویز کیا گیا ہے کہ مجالس ۲۰ تا ۲۶ رمئی ہفتہ تیاری امتحان منعقد کریں۔ پس ناظمین اطفال و مربی صاحبان اپنے اپنے حلقہ کے اطفال کی تعلیمی حالت کا مکمل جائزہ لے کر ان کی کمی دور کرنے کے لئے اس ہفتہ کے دوران ایک آخری بھرپور جدوجہد فرمائیں تا کہ یوم امتحان سے پہلے پہلے سب اطفال کی تیاری مکمل ہو جائے اور آپ کی مجلس کے سو فیصدی اطفال ان امتحانات میں کامیاب ہو سکیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی دوم ۱۳۴۵ھ / ۶۶ء

تاریخ امتحان ۲۷/۵/۶۶ء بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۲۹/۵/۶۶ء بروز اتوار برائے بیرونجات

نصاب معیار اوّل ۔ ترجمہ نصف اوّل پارہ ہفتم

" معیار دوم ۔ قاعدہ یسرنا القرآن یا قرآن مجید ناظرہ جتنا ہو سکے۔

جملہ اراکین انصار سے استدعا ہے کہ امتحان میں شمولیت کے لئے ابھی سے اچھی طرح تیاری کریں۔ زعماء کرام سب احباب کو توجہ دلاتے رہیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

سینما اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے

حضرت المصلح الموعودؓ نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

"سینما کے متعلق میرا خیال ہے۔ کہ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ . . . . . اور سینما ملک کے اخلاق پر اب تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں۔ کہ میں سمجھتا ہوں۔ میرا منع کرنا تو الگ رہا۔ اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہیئے"۔

(خطبہ جمعہ ۸ دسمبر ۱۹۴۴ء)

مندرجہ بالا الفاظ توجہ کے لائق ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ قوموں کی اصلاح کے لئے نوجوانوں کی اصلاح ضروری ہے۔ اور اصلاحی امور میں سے ایک امر سینما جیسی بدترین لعنت سے بچنا ہے۔ نمائندین مجالس خدام الاحمدیہ اس بات کی نگرانی فرمائیں۔ کہ ان کا کوئی خادم نہ خود سینما دیکھے اور نہ کسی کو دکھائے۔ جماعتی پالیسی کی اطاعت میں ہی سب کی سعادت ہے۔

(شعبہ تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

چندہ تحریک جدید سال ۳۲/۳۳ کی دعائیہ فہرست کی ایک قسط

ڈاکٹر سید عبدالوحید صاحب بخاری بھکر		۱۰۵-۰۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ "	"	۲۰-۰۰
امۃ الوحید صاحبہ دختر "	"	۲۲-۰۰
سید شاہد احمد صاحب پسر "	"	۲۲-۰۰
مکرم عبدالحمید خاں صاحب	"	۱۰-۲۵
محترمہ لطیفہ بیگم صاحبہ	"	۱۰-۰۰

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ قادیان)

نمبر ۱۳۶۲۶:۔ میں زیتون بی بی بیوہ سید رحیم بخش مرحوم قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۷۲ سال تاریخ بیعت ساکن سرلونو گرام ڈاک خانہ خاص ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۸۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں بیوہ ہوں میرا مہر ۔/۲۵۰۰ روپیہ ہے جو میرے خاوند مرحوم کی جائداد سے قابل ادا ہے اسی طرح میرے خاوند مرحوم کی جائداد سے میرے حصہ میں جو جائداد آئی ہے اس کی مالیت قریباً ۔/۲۵۰۰ روپیہ ہے۔ میں اپنے حق مہر اور حق جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

اس وقت میرا گزارہ اس آمد پر ہے جو میرے بیٹے ۔/۴۰ روپیہ ماہوار مجھ کو دیتے ہیں۔ میں اس آمد ماہوار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر بوقت وفات مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ میری کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا زیتون بی بی موصیہ

گواہ شد:۔ سید بشارت احمد احمدی فرزند موصیہ 74 Bentinck Street Calcutta-1

گواہ شد:۔ سید عبدالمنان فرزند موصیہ۔

گواہ شد:۔ سید عبدالہادی ساکن سرلونا گاؤں۔

نمبر ۱۳۶۲۷:۔ میں امۃ الحفیظ بیگم زوجہ حافظ عبدالعزیز صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۱۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۵/۹ کا حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔

میری منقولہ جائداد کی تفصیل یہ ہے

(۱) حق مہر مبلغ ۔/۴۰۰ روپیہ بذمہ خاوند ہے (۲) زیور کوئی نہیں ہے ایک گھڑی قیمتی ۔/۵۰ روپیہ ہے یہ کل رقم ۔/۴۵۰ روپیہ ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں اور نہ ہی میری کوئی آمد ہے میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ربنا تقبل منا انت السمیع العلیم۔

الامۃ:۔ مبارکہ بیگم

گواہ شد:۔ محمد شفیع عابد درویش قادیان موصی ۹۲۹۲

گواہ شد:۔ مخدوم حسین خادم مسجد مبارک قادیان والد موصیہ ۱۳۰۳۸

گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا حافظ عبدالعزیز خاوند موصیہ ۔ موصی ۱۰۹۱۹ قادیان ضلع گورداسپور۔

نمبر ۱۳۶۲۸:۔ میں عنایت الٰہی خان ولد فضل الٰہی خان صاحب قوم خان پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۸/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری اس وقت مبلغ ۔/۹۰ روپیہ ماہوار آمد ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر کسی وقت میری آمد میں اضافہ ہوا تو اس وقت بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی

العبد۔ عنایت الٰہی خان موصی

گواہ شد:۔ قریشی محمد شفیع عابد موصی ۹۲۹۲

گواہ شد۔ قریشی عبدالقادر اعوان موصی ۶۲۹۹ درویش قادیان۔

نمبر ۱۳۶۲۹:۔ میں راشدہ زرینہ بنت چوہدری شفیع احمد صاحب قوم گوجر پیشہ طالب علمی عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاک خانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے منقولہ جائداد میرے ہاں ایک انگوٹھی طلائی وزنی چار ماشہ اور ٹاپس طلائی وزنی دو ماشہ ہے جن کی موجودہ قیمت ۔/۶۰ روپیہ ہے مجھے میرے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے جیب خرچ ملتا ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ جائداد و آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

الامۃ:۔ راشدہ زرینہ

گواہ شد:۔ شفیع احمد صاحب گجراتی درویش قادیان والد موصیہ بقلم خود

گواہ شد:۔ عبدالسلام ولد عبدالحکیم درویش قادیان

نمبر ۱۳۶۳۰:۔ میں اے پی کنجا مو ولد پی کنجی پوکر صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت مئی ۱۹۶۰ء ساکن کالی کٹ ڈاک خانہ خاص ضلع کالی کٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے اور دس ہزار سرمایہ تجارت منقولہ جائداد ہے۔

اس سرمایہ سے میں تجارت کرتا ہوں جس سے اندازاً ماہوار آمد مبلغ ۔/۴۰۰ روپیہ کے قریب ہو جاتی ہے۔ میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے علاوہ بھی میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ اگر کوئی جائداد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ کو دے دوں گا۔

میرے مرنے پر جو بھی میرا ترکہ ثابت ہوگا اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اسی کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:۔ اے پی کنجا موصی۔

گواہ شد:۔ صدیق امیر علی ساکن موگرال کیرالہ وصیت نمبر ۱۳۲۷۲۔

گواہ شد:۔ قریشی عبدالقادر دیوان موصی نمبر ۶۲۹۹ درویش قادیان

رہبر ٹیشن بورڈ کے امتحان کے لئے

ھومیو رہبر ٹیشن کورس (سوالاً جواباً)

۔/۵ بی پی ٹیبیے۔ ایچ پی فارسی (ہومیو دکھائیاں) گجرات

وصیت اور انتظامی امور سے متعلق

روزنامہ الفضل ربوہ

منیجر سے

خط و کتابت کیا کریں

مبارک فی

بواسیر (PILES)

خونی ہو یا بادی "پائلز کیور" (PILES CURE) کی چار طاقتور خوراکوں سے ختم ہو جاتی ہے قیمت ۔/۱۲ پہلی آزمائشی خوراک ۔/۳ روپیہ

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ ۳۵ کمرشل بلڈنگ میکلوڈ روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر فاؤنڈیشن

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

سیدنا حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دائمی برکات میں سے ایک غیر معمولی برکت یہ ہے کہ حضورؓ کی وفات کے بعد فوراً ہی جماعت احمدیہ کو ایک اور عظیم ثواب کے حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ تحریکات کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر محترم حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے سالانہ جلسہ ۱۹۶۵ء کے موقع پر احباب کو خاص تحریک فرمائی اور ایک خاص فنڈ قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ جلسہ سالانہ میں موجود احباب جماعت نے اس پر والہانہ انداز میں لبیک کہا۔ اور بڑھ چڑھ کر رقوم کے وعدے کئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس فنڈ کا نام فضل عمر فاؤنڈیشن تجویز فرمایا ہے۔ جس کا بنیادی سرمایہ پچیس لاکھ روپیہ مقرر ہوا ہے۔ اس سرمایہ سے خدمت خلق کے بہترین کام سرانجام دیئے جائیں گے۔

سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے افراد جماعت پر عظیم احسانات ہیں۔ اور احباب کے دل حضورؓ کی محبت و فدائیت سے لبریز ہیں۔ اس کے پیش نظر ۲۵ لاکھ روپیہ کی رقم کوئی بڑی رقم نہیں۔ احباب کا فرض ہے کہ جلد از جلد اس تحریک میں شمولیت فرمائیں۔ جنہوں نے ابھی تک وعدے نہیں کئے وہ وعدے فرمائیں اور جو دوست وعدے کر چکے ہیں وہ اپنے وعدوں کی رقوم جلد بنام سیکرٹری صاحب فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ ارسال فرمائیں۔

یہ بھی یاد رہے کہ وعدہ جات کی ادائیگی تین اقساط میں تین سال میں ہوگی۔ اس لئے وعدہ کرتے وقت اس سہولت کو مدنظر رکھ کر وعدہ کیا جائے اور بروقت ادائیگی کی جائے۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے یہ تحریک بھی بڑی ثمردار اور برکات کا موجب ہوگی۔ سچ تو یہ ہے ؎

بمفت ایں اجرِ نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

دعائے مغفرت

میری بیٹی اقبال بیگم بیوہ خواجہ محکم دین صاحب جلوالی مرحوم و مغفور کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد بقضائے الٰہی قریباً ۵۰ برس کی عمر میں ۱۴ مئی ۱۹۶۶ء کو لاہور میں وفات پا گئی ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ موصیہ تھیں۔ اس لئے لاہور میں تجہیز و تکفین اور نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد میت کو بذریعہ ایمبولینس کار ۱۰ بجے رات ربوہ لایا گیا۔ ۱۵ مئی ۱۹۶۶ء نماز فجر کے معاً بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولوی قمر الدین صاحب نے دعا کرائی۔ جملہ بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ اور دیگر احباب کرام سے درخواست ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمائیں۔

خاکسار ملک گل محمد
محلہ دار النصر غربی ربوہ

تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے بغیر بھارت سے تعاون کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

چھوٹے ممالک کو طاقت کے ذریعے غلام نہیں بنایا جا سکتا (بھٹو)

کراچی ۱۹ مئی:- وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ بھارت سے اس وقت تک کسی قسم کے تعاون کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔ جب تک کہ وہ ریاست جموں و کشمیر کو جس پر اس نے غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے خالی نہیں کر دیتا۔ جب تک پاکستان اور بھارت کے درمیان بنیادی جھگڑا موجود ہے۔ برصغیر میں امن قائم نہیں ہو سکتا اگر بالفرض محال امن قائم بھی ہو گیا تو یہ بد دیانت امن ہوگا۔

انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی اصول یہ ہے کہ دنیا کے تمام ملکوں خاص طور پر پڑوسی ملکوں سے دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ افغانستان، برما، چین، سیلون، ایران، ترکی، اور انڈونیشیا سے ہمارے تعلقات بہت قریبی ہیں حتیٰ کہ نیپال ایک ہندو مملکت ہونے کے باوجود ہمارا دوست ہے

وزیر خارجہ کل صبح یہاں کراچی یونیورسٹی میں آل پاکستان پولیٹیکل کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے ۳۰ منٹ کی تقریر میں پاکستان کی خارجہ پالیسی اور پڑوسی ملکوں سے تعلقات کی پالیسی کے اہم نکات پر روشنی ڈالی۔ ان کی یہ تقریر پہلے سے تیار کی گئی تھی۔

انہوں نے بھارت کے ساتھ تعاون کا ذکر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان تعاون مساوات کی بنا پر ہی ہو سکتا ہے۔ تعصبات اور اختلافات اور جارحیت کی موجودگی میں تعاون نہیں ہو سکتا۔

مسٹر بھٹو نے بھارتی رہنماؤں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے پڑوسی ملکوں سے امن کے ساتھ رہنا اور دوسرے ملکوں کی سالمیت کا احترام کرنا سیکھیں۔

انہوں نے کہا بھارت کے ایک اہل قلم نے لکھا ہے کہ بھارت ایک زوال پذیر طاقت ہے، لیکن میں اس بات سے اتفاق نہیں کر سکتا کہ بھارت کا ٹکڑے ٹکڑے ہو جانا ناگزیر ہے لیکن اگر بھارت ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا تو اس کی تمام ذمہ داری بھارتی عوام پر عاید ہوگی نہ کسی غیر ملکی طاقت پر۔

روسی اسلحہ بھارت پہنچنا شروع ہو گیا

کلکتہ کی گودی میں پانچ روسی جہازوں سے اسلحہ اتارا جا رہا ہے،

ڈھاکہ ۱۹ مئی۔ ڈھاکہ پہنچنے والی خبروں کے مطابق روس نے بھارت کو بھاری مقدار میں فوجی امداد مہیا کرنی شروع کر دی ہے اور اسلحہ سے لدے ہوئے جہاز بھارتی بندرگاہوں میں پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ کلکتہ کی گودی میں اس وقت پانچ روسی جہازوں سے اسلحہ اتارا جا رہا ہے۔

روسی اسلحہ کی تازہ کھیپ میں بھاری ٹینک میزائل، مشین گنیں۔ بھاری فوجی گاڑیاں۔ دوسرے ہتھیار اور گولہ بارود شامل ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اسلحہ مشرقی کمان کے حوالہ کیا جائے گا۔ مشرقی کمان کا تعلق بڑی حد تک نیفا اور چین سے ملنے والی بھارتی سرحد سے ہے اور ۱۹۶۲ء میں اس کمان نے چین سے جنگ لڑی تھی۔

میزو قبائل نے بھارتی فوج کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر دیا

نئی دہلی ۱۹ مئی۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ میزو قبائل نے اپنی فوجی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں اور وہ میزو ہلز کے صدر مقام ایجل کے قریب پہنچ گئے ہیں۔ ایک سرکاری ترجمان نے کل شیلانگ میں بتایا کہ گزشتہ جمعہ کو مسلح میزو قبائل نے بھارتی فوج کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا ہے۔ لیکن یہ کامیاب نہیں ہو سکا۔

درخواستِ دعا

سید شاہ میر احمد اشرف ابن مکرم سید احمد علی صاحب انبالوی مرحوم ایک ماہ سے دانتوں میں شدید تکلیف کی وجہ سے بہت بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷